حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نمایاں صفات اور کمالات

□ شجاعت علی کریمی**

مقدمہ:

قرآنی تعلیمات کے مطابق ، فاطمہ سلام اللہ علیہا کامل انسان ہیں جو اس خصوصیت کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک رول ماڈل بن سکتی ہیں اور لوگوں کو دنیوی اور آخرت کی کامیابی کے لئے ان سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ، حضرت مریم سلام اللہ علیہا، حضرت آسیہ فرعون کی بیوی، اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی میں تمام مردوں اور عورتوں کے لئے نمونہ ہیں، اور ایسا نہیں ہے کہ ان کے افکار ، عقائد ، سلوک اور اعمال ہی صرف خواتین کے لئے نمونہ ہیں ۔

اگر ہم فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ اور اسوہ قرار دیتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی طرز زندگی کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں تو، ہمیں ان کی زندگی کی تفصیلات اور اس کی اخلاقی خصوصیات ، کمالات ، اقدامات اور حتی کہ اس کے رد عمل سے بھی آگاہ ہونا چاہئے۔ آج کے اس پر آشوب دور میں ضروری ہے کہ اس شخصیت کے مختلف صفات اور کمالات کو بیان کیا جائے ، زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے تا کہ اس پر عمل کر کے مادی و معنوی کمالات کو حاصل کرسکے ۔قرآن مجید اور مستند روایتوں کے ذریعے سے ، ہم ان کی طرز زندگی ، ان کی سیرت کو حاصل کر سکتے ہیں ۔

اسلام میں خواتین کا مقام اور کردار

اسلام نے شروع ہی سے نظریاتی اور عملی دونوں اعتبار سے خواتین کو جس مقام اور منزلت سے نوازا ہے اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا کمالات معنوی اور درجات کمالی کے حصول میں مرد اور عورت دونوں صفات الٰہی کے مظہر بن سکتے ہیں مقالے کی تنگدامنی کے پیش نظرخواتین کے مقام ومنزلت اور معاشرے میں ان کے کردار کے بارے میں کچھ نکات یہاں پیش کئے جاتے ہیں:

الف۔ خدا کے تذکرے کے ساتھ خواتین کا تذکرہ

قرآنی متعدد آیات میں جہاں خدا کی عبادت ،شکراور یادآوری کا تذکرہ ہواہے ساتھ خواتین کا بھی تذکرہ ہواہے۔لاریب ذات کے ساتھ مختلف زوایے سے ماؤں کا بھی تذکرہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین کا مقام اسلام میں غیرمعمولی ہے۔قرآن نے انسان کی خلقت کا فلسفہ ،عبادت قرار دیاہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ؛ اور میں نے جن وانس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں ۔کلمہ (الا) کے ذریعے خلقت کا مقصد صرف عبادت پر منحصر کردیا گیا ہے یعنی انسان کی تمام سرگرمیاں صرف اللہ کی عبادت پر منحصر ہوں ایک بار پھر سورہ بنی اسرائیل میں اس مطلب کی تاکید ہوتی ہے کہ انسان فقط اور فقط اللہ کی عبادت کرے لیکن یہاں اللہ کے ساتھ جس ہستی کا تذکرہ کیا کہ انسان اس کے سامنے کس طرح سے پیش آنا چاہئے اس میں ماں کا تذکرہ ملتا ہے جہاں خدا کی اطاعت مقصد خلقت ہے وہاں ماؤں کے ساتھ حسن سلوک بھی مقصد خلقت قرار پایا ہے کیونکہ یہ بھی عین اطاعت

ہے اگر عظمت مقام خدا کا لازمہ پرستش ہے تو عظمت مقام ماں کا لازمہ حسن سلوک ہے۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ؛تیرے رب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے خدا کے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہاری زندگی میں ان میں سے کوئی ایک، یا دونوں ، بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ ہی جھڑکی دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ پیش آو۔

ب۔ عظیم ہستیوں کے تذکرے کے ساتھ خواتین کا تذکرہ

کائنات کی اس دھرتی پر کچھ ہستیاں ایسی ہیں جن کو خصوصی طور پر خالق کی طرف سے رسالت اور نبوت کا عظیم مقام عطا کیا گیا ان میں سر فہرست انبیاء الہی ہیں ان پاک ہستیوں نے خدا کی طرف سے معاشرہ سازی کا ہدف لیکر پختہ عزم کے ساتھ اس دھرتی پر قدم رکھا اور جہاں اس تحریک کی کامیابی میں انبیاء علیہم السلام پیش قدم ہیں وہاں خواتین بھی نظر آتی ہیں ازواج کی اہمیت ان کے کردار کے پیش نظر خدا کی نگاہ میں اہم تھی لہٰذا انبیاء کے ساتھ ان کا بھی تذکرہ ہوتا ہے ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا؛ تم سے پہلے بھی ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ان کو ہم نے ازواج سے نوازا۔

ج۔ صاحبان عزم ہستیاں اور خواتین کی ہمراہی

نبیوں میں کچھ ایسے نبی بھی ہیں جن کو خاص منزلت حاصل ہے جنہیں انبیائے اولوالعزم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کا مقام اور کردار دونوں خاص اہمیت کے

حامل ہیں۔ انبیاءکے ساتھ اور ان بے مثال ہستیوں کے ضمن میں خواتین کا تذکرہ کیا جانا ان کی عظیم حیثیت اور اونچی منزلت کی واضح دلیل ہے۔ حضرت حوا، حضرت ہاجرہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں، بہن اور ہمسر ، حضرت مریم، حضرت بلقیس سلام اللہ علیہم اور اسی طرح حضرت خدیجہ، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا اور دیگر خواتین کا اسلامی تعلیمات میں ایک خاص حیثیت کےساتھ ذکر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین کا مقام ومرتبہ نہایت اہم اور نمایاں ہے۔

حضرت فاطمہ کی پرورش اور تربیت

معاشرے میں شخصیتوں کا غم زیادہ زیادہ چند ہی دنوں کے لئے منایا جاتا ہے ایرانی معاشرے میں جب امام خمینی کاانتقال ہواتوایرانی قوم نے ملکی سطح پر چالیس دن سوگ کا اعلان کیاجب کہ چودہ سوسال پہلے حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا ہے تو کائنات کی سب سے بڑی ہستی جس کا وجود کائنات کے لئے خوشی اور سکون کا باعث ہے ان کی وفات پر آپ نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا ۔اوراسی نام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ کے لئے ثبت کردیا گیا۔

حضرت خدیجہ کوایک خاص کیفیت کے ساتھ آپ یاد کرتے تھے اس طرح سے یاد کرنا اس بات کی روشن دلیل ہےکہ آپ کو اس بات کا علم تھا کہ انسانی تاریخ کی بے مثال معاشرہ سازی کی تحریک کے آگے بڑھنے میں جو حضرت خدیجہ کا کردار نمایاں تھا وہ ان کے بعد ناقابل جبران ہے ام سلمہ فرماتی ہے : فلماذکرناخدیجۃ بکی رسول اللہ ثم قال: خدیجۃ واین مثل خدیجۃ، صدقتنی حین کذّبنی الناس ووازرتنی علی دین اللہ و

اِعانتنی علیہ بما لہا ؛جب بھی ہم حضرت خدیجہ کو یاد کرتے تھےتو رسول خدا روتے ہوئے فرماتے تھے:خدیجہ ،کہاں ہے خدیجہ کی طرح ؟ خدیجہ وہ ہے جس نے میری اس حالت میں تصدیق کی جب سب مجھے جھٹلارہے تھے اور جب سب چھوڑرہے تھے تو ایسے میں خدیجہ نے اپنے مال سے میری مدد کی ۔زہرا سلام اللہ علیہا کے نور قدسی کی پرورش اور تربیت کی خاطر شایستہ اور باکمال ظرف بننے کے لئے نگاہ قدسی کو جناب خدیجہ کے علاوہ کائنات میں کوئی دوسری خاتون نظر نہ آئی کہ اس پاک رحم میں جناب زہرا مرضیہ سلام اللہ علیہا کے مادی مراحل کے رشد پانے کا سلسلہ انجام پائے اور سنت الٰہی کے مراحل طے کرنے کے بعد معاشرے میں قدم رکھے تاکہ بعد میں ایک بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے معاشرے میں نمایاں کردار ادا کرے حضرت خدیجہ کی آغوش کو تربیت گاہ بننے کی توفیق ہوئی کہ جہاں حضرت زہرا کی تربیت ہوجائے اور ان کے توسط سے معاشرے میں ایسے پاک ، معصوم اور تربیت یافتہ ہستیاں قدم رکھے جن کے ہاتھوں قیامت تک کے لئے معاشرہ سازی کی باگ ڈور ہو۔قرآنی طرز زندگی کے تحقق میں خواتین کے کردار کے ثبوت کے لئے صرف حضرت خدیجہ سلام اللہ کی زندگی کافی اور بہترین نمونہ ہے ۔ وجود حضرت خدیجہ باعث بنتا ہے کہ ایک طرف سے رسالت الٰہی کی تصدیق اور حمایت کرے تاکہ دین کی تاسیس اور تشہیر ہوجائے تو دوسری طرف سے دین اور تعلیمات دین کو ابدیت بخشنے اور دشمنوں کی دشمنیوں سے بچانے کے لئےمدافعان اور محافظان دین الٰہی کا بند وبست وجود زہرا اور اولاد زہرا کے ذریعے کرے ۔حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جنت کی سبھی عورتوں کی سردار ہیں اور آپ نہ صرف عورتوں کے لئے بلکہ تمام بشریت کے لئے الگو ،اسوہ اور رول ماڈل ہیں۔ آپ میں بہت بے شمار خصوصیات اور کمالات پائے جاتے ہیں ۔ آج کے اس پر

آشوب دور میں ضروری ہے کہ اس شخصیت کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف صفات اور کمالات کو بیان کیا جائے ، زندگی کے مختلف پہلووں پر روشنی ڈالی جائے تا کہ اولادِ آدم آپ کی سیرت کو بطریقِ احسن سمجھ کر اس پر عمل کر کے مادی و معنوی کمالات کو حاصل کرسکے۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میں بے شمار صفات اور کمالات پائے جاتے ہیں یہاں پر آپ کے بعض صفات اور کمالات بیان کئے جاتے ہیں:

مددگار اور مدافع ولایت

خواتین کے کردار کی اہمیت کے لئے اتنا کافی ہے جب مولا سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو کیسے پایا تو فرمایا: نعم العون علی طاعہ اللہ۔ ؛فاطمہ بہترین مددگار ہے اطاعت خدا کی راہ میں ۔طاعت خدا سیر وسلوک کا وہ عظیم سفر ہے جس کی لمبائی ، چوڑائی اور گہرائی کو مادی ترازو اور پیمانے میں نہیں ناپا اور تولا جاسکتا ہےاس کی بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے لئے جن دو پروں کی ضرورت ہیں ان میں سے ایک عورت ہے مولا نے فرمایا : نعم العون علی طاعہ اللہ ۔

دفاع ولایت کی راہ میں جو قربانیاں آپ نے دی ہے وہ تاریخ میں کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اس راہ میں آپ نے نہ فقط ولایت کا بلکہ ولی خدا کا بھی دفاع کیا اس راہ میں آیہ لن تنالوالبر حتی تنفقوا مما تحبون پر عمل کرتے ہوئے اپنی جوانی اور جان بھی گنوادی ۔ لہٰذا تاریخ گواہ ہے کہ اس مددگار کی جدائی نے نفس نبی کو بھی اپنے فراق میں سوگوار اور مغموم بنایا ۔

شوہر کی عزت اور اطاعت

حضرت علی اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہاکے وجود مبارک نے ایک ایسا خوشگوار گھریلو ماحول پیش کیا جو منہ بولتا عملی قرآن تھا جس میں خوشی، صداقت، امانت، دکھ درد میں شریک اور عین قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے سوا کچھ نظر نہیں آتاہے۔ سورہ ہل اتی اس بات کی گواہی دیتاہے۔ وَ يُطْعِمُونَ‌الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكيناً وَ يَتيماً وَ أَسيراً گھریلو زندگی میں ان ہستیوں نے وہ کردارپیش کیا جس میں خدا کی راہ میں روزہ رکھنے ، انعام دینے ،غریبوں کی مدد کرنے اور ایثار کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : وَلَقَدْ كنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنْكشِفُ عَنِّى الْهُمُومُ وَالْأَحْزَان ۔ فاطمہ ایسی خاتون تھی کہ جب بھی میں اس کی طرف دیکھتا تھا میرے سارے دکھ اور غم دور ہوجاتے تھے ۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: فواللہ ما اغضبتہا ولااکرہتہا علی امر حتی قبضہا اللہ ولا اغضبتنی ولا عَصَت لی امرا ولقد کنتُ انظرالیہا فتنکشفُ عنّی الهموم والاحزان۔ ؛ خدا کی قسم کبھی بھی میں نے فاطمہ کو ناراض کیاہے اورنہ کبھی کسی کام پر مجبور کیا ہے یہاں تک کہ خدا سے جاملے اور اسی طرح فاطمہ نے بھی مجھے ناراض نہیں کیا ہے نہ میری کسی کام میں مخالفت کی ہے جب بھی ان کی طرف دیکھتا تھا غم واندوہ کے پہاڑ مجھ سے ٹل جاتے تھے۔

کچھ اسی طرح کی عبارت حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی طرف سے بھی ہے جس میں آپ فرماتی ہیں :ثُمَّ قَالَتْ يَا ابْنَ عَمِّ مَا عَهِدْتَنِي كَاذِبَةً وَ لَا خَائِنَةً وَ لَا خَالَفْتُكَ مُنْذُ عَاشَرْتَنِي فَقَالَ ع مَعَاذَ اللَّهِ أَنْتِ أَعْلَمُ بِاللَّهِ وَ أَبَرُّ وَ أَتْقَى وَ أَكْرَمُ وَ أَشَدُّ خَوْفاً مِنَ اللَّهِ أَنْ أُوَبِّخَكِ

غَداً بِمُخَالَفَتِي فَقَدْ عَزَّ عَلَيَّ بِمُفَارَقَتِكِ وَ بِفَقْدِكِ إِلَّا أَنَّهُ أَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْهُ وَ اللَّهُ جَدَّدَ عَلَيَّ مُصِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ؛یا علی زندگی کے اس دوران نہ کبھی میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے او رنہ کبھی میں نے جان بوجھ کر خیانت کی ہےاور نہ میں نے کبھی آپ کی مخالفت کی ہے جب حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے حلالیت طلب کی تو مولا نے فرمایا: پناہ برخدا اے زہرا آپ کی ذات نیک ترین،پرہیزگا رترین ،کرامت ترین اور خشیت خدا سے لبریز تھی کس طرح سے ممکن ہے کہ آپ سے خطا سرزد ہوجائے یا زہرا آپ کی جدائی میرے لئے بہت بڑا صدمہ اور ناقابل برداشت ہے۔حضرت علی اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی کے بارے میں مولاِ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:کان امیر المومنین یحتطب ویسقی ویکنِسُ وکانت فاطمہ تطحَنُ و تعجِنُ وتَخبِزُ ؛روز کا معمول یہ تھا کہ لکڑی لانا، جاڑو دینا اور پانی فراہم کرنا حضرت علی علیہ السلام کے ذمہ تھے جب کہ آٹا گوندنا، خمیربنانا اور تندور میں روٹی پکا نا حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ذمہ داری تھی ۔

فقر اور تنگدستی میں زہرا کا صبر اور تحمل

شادی سے شہادت تک کے اس عرصے میں بہت سے ایسے دن زہرا سلام اللہ علیہا نے دیکھیں کہ جن میں بھوک اور پیاس کو شدت سے محسوس کیا اس کے باوجود آپ نے کبھی بھی شکایت نہیں کی ہے جب حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا یا زہرا چند دنوں سے گھر میں چولہے نہیں جلے ہیں اور آپ نے بتایا تک نہیں تو جواب میں فرمایا: یا علی خدا سے شرم محسوس کیا اور میرے والد گرامی نے فرمایا تھا اے زہرا خبردار علی سے کوئی ایسی چیز طلب نہ کرنا جس کی رسائی علی کے لئے مشکل ہو۔

اگر قرآنی طرز زندگی کے حصول میں خواتین کا کردار دیکھنا ہے تو زہرا کے در پر رجوع کرنا ہوگا جہاں ہمیں قرآنی طرز زندگی کے عملی نمونے ملتے ہیں۔

عبادت اور بندگی

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک اور فضیلت، آپ کی عبادت ہے۔ فاطمہ کی عبادت، مقدار کے لحاظ سے ، اس قدر وسیع ہے کہ وہ ان کی زندگی کے ہر لمحے میں نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے کردار ، گفتار، اس کی تقریر، اس کی نگاہیں، اس کی کوششیں، اس کی سانسیں عبادت تھی۔ ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسے پایا؟ انہوں نے کہا: بہترین ساتھی خدا کی اطاعت (اور بندگی) میں۔ اور اس کے بعد فاطمہ سے علی کے بارے میں پوچھا۔ جواب دیا: وہ بہترین شوہر ہیں۔

ایک اور روایت میں، خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ ابْنَتی فَاطِمَۃَ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهَا وَجَوَارِحَهَا إِيمَاناً إِلَى مُشَاشِهَا تَفَرَّغَتْ لِطَاعَةِ اللَّه ۔ اللہ نے میری بیٹی فاطمہ کے دل و جوارح کو ایمان سے بھر دیا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی اطاعت میں مشغول ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں امام حسن مجتبی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ فاطمہ (ع) کو دیکھا جمعہ کی رات، وہ اپنے بستر سے علیحدہ ہو گئی، عبادت کرنا شروع کیا اور طلوع آفتاب تک عبادت کر رہی تھی ، اور خدا سے رار و نیاز کر رہی تھی ، اور اس نے ایک لمحہ کے لئے بھی رکوع اور سجود کو نہیں چھوڑا۔ امام حسن نے یہ بھی فرمایا: مَا كانَ فِی هَذِهِ الْأُمَّةِ أَعْبَدُ مِنْ فَاطِمَةَ كانَتْ تَقُومُ حَتَّى تَوَرَّمَ قَدَمَاهَا ۔ فاطمہ سے

بڑھکر دنیا میں کوئی متقی نہیں تھی۔ اس نے اتنی عبادت کی کہ اس کے مبارک پاؤں پھول گئے۔امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: كانَتْ إِذَا قَامَتْ فِی مِحْرَابِهَا زَهَرَ نُورُهَا لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يَزْهَرُ نُورُ الْكَوَاكِبِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ۔ جب فاطمہ محراب میں پر کھڑی ہوجاتی تھی تو اس کا نور آسمان والوں کو اتنی روشنی دیتا تھا جتنا آسمان کے ستارے اہل زمین کو روشنی دیتے تھے۔

محدثہ ہونا

شیعہ اور سنی علمائے کرام متفقہ طور پر یہ مانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام کے بعد محدث تھا مگر مصداق میں اختلاف ہے ۔ محدث کی تعریف میں کہتے ہیں: المحدث یسمع الصوت ولا یری شیئا؛ محدث فرشتہ کی آواز سنتا ہے ، لیکن کچھ نہیں دیکھتا ہے۔امام صادق (ع) نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہاحضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ۷۵ دن سے زیادہ زندہ نہیں رہی اور والد کی رحلت کی وجہ سے مغموم تھی ۔ اور جبریل بار بار اس پر نازل ہوتے تھے اور فاطمہ کی خدمت میں تسلیت اور تعزیت پیش کرتے تھے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت میں ہم یہ بھی پڑھتے ہیں: السلام علیک ایتہاالمحدثہ العلیمہ۔ سلام ہو تم پر ، یامحدثہ ، یاعالمہ ۔

قناعت

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا قناعت کے ساتھ سادہ زندگی گزارتی تھی آپ اعلی سہولیات سے استفادہ کرسکتی تھی کیونکہ آپ پیغمبر کی بیٹی تھی اور پیغمبر اکرم نے آپ کو باغ فدک دیا تھا جس کی اچھی آمدنی تھی۔ اور حضرت علی علیہ السلام بھی کام کرتے تھے

اور آپ کو بھی آمدنی حاصل تھی اور اپنی بیوی اور بچوں کے لئے بہترین زندگی مہیا کر سکتے تھے لیکن حضرت علی علیہ السلام اپنی ساری آمدنی محتاجوں کے لئے صرف کرتے تھے۔

امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا گھر کے کاموں کو انجام دیتی تھی اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھی اور آٹا تیار کرتی تھی روٹی پکاتی تھی، جھاڑو دیتی تھی اور حضرت علی علیہ السلام گھر کے باہر کے امور کو انجام دیتے تھے مثال کے طور پر لکڑیاں لانا، گندم لانا، یہ چیزیں حضرت علی علیہ السلام کی ذمہ داری تھی ۔ ایک دن حضرت علی نے حضرت زہرا سے فرمایا، کیا ہمارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ فاطمہ نے کہا: خدا کی قسم جس نے آپ کو عظمت عطا کی ہے ، تین دن ہو چکے ہیں کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے حضرت علی نے نے فرمایا: پھر تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے متنبہ کیا ہے کہ آپ سے کچھ نہ مانگوں ، اور پیغمبر نے فرمایا کہ جب تک وہ آپ کے لئے کچھ نہ لائے علی سے کچھ نہیں مانگنا۔

بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں حضرت زہرا (س) اسوہ اور نمونہ تھیں اور ایک ماں کی ذمہ داریوں کو خوب نبھاتی تھیں۔ اولاد کی تربیت کے سلسلے میں انسان کو مختلف نکات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں سے ایک نکتہ بچوں کی فطری اور طبیعی ضروریات ہیں کیونکہ بچوں کے لئے روحانی ضروریات کے ساتھ ساتھ جسمانی ضروریات بھی ہیں اس طرح اولاد کی تربیت کے سلسلے میں ایک اہم نکتہ اولاد کے درمیان عدالت سے کام لینا ہے

آپ کی زندگی میں یہ تمام تربیتی نکات پائے جاتے ہیں۔ ہم اس مختصر مقالے میں دونمونے پیش کرتے ہیں۔بچوں کی فطری اور طبیعی ضروریات میں سے ایک ضرورت کھیلنا ہے کیونکہ ان کے لیے جسمی اور فکری ورزش دونوں ضروری ہیں۔ اس لیے کہ کھیل بچوں کی روح اور جان کو فرحت بخشتا ہے اور ان میں نشاط پیدا کرتا ہے۔ حضرت زہرا (س) جو کہ اس نکتے سے بخوبی آگاہ تھیں ،اپنے فرزند گرامی امام حسن (ع) کو ہاتھوں پر لے کر اوپر کی طرف اچھالتیں اور فرماتیں : اے میرے بیٹے : اپنے والد بزرگوار کی طرح بننا اور حق سے ظلم کی رسی کو دور پھینک دینا ، خدا جو کہ تمام نعمتوں کا مالک ہے اس کی عبادت کریں اور تاریک دل افراد کے ساتھ تعلق نہ رکھیں۔ اس طرح اولاد کی تربیت کے سلسلے میں قابل توجہ نکات میں سے ایک نکتہ آپ کا اولاد کے درمیان عدالت سے کام لینا ہے۔ یہ واقعہ اسی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے:

امام حسن (ع) و امام حسین (ع) اپنے جد گرامی رسول خدا (ص) کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے ، رسول خدا حسن کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مسلسل فرما رہے تھے : حسن بیٹا ! اٹھیں اور حسین کو زمین پر گرا دیں۔حضرت زہرا (س) یہ منظر دیکھ کر حیران ہوئیں اور پوچھا : پدر جان ! حسن بڑا ہے اور حسین چھوٹا ہے اور آپ بڑے کی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں ؟رسول خدا (ص) نے فرمایا : یہ جبرائیل حسین کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور میں اس کے مقابلے میں حسن کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوں۔

فاطمہ کا اخلاص

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خصوصیات میں سے ایک نمایاں اور اہم خصوصیت آپ کا اخلاص ہے۔ خدا نے بار بار آپ کے ایمان اور خلوص کی تعریف کی ہے ، فاطمہ سلام اللہ علیہا اخلاص کے اس مقام پر پہنچی ہیں جہاں وہ صرف خدا کو دیکھتی ہیں۔ قرآنی آیات حضرت فاطمہ کے اخلاص کی طرف اشارہ کر رہی ہیں : وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا - إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۔ اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (وہ ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ (کی رضا) کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔ یہ آیت اہل بیت کے اخلاص پر دلالت کرتی ہے اس آیت کے مطابق علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے صرف اللہ کی خشنودی کے لئے لوگوں کی مدد کی ہے معاوضے اور اجر کے لئے نہیں۔شیعہ مفسرین کا اجماع ہے اور اہل سنت کے اکثر علماء کا کہنا ہے کہ مذکورہ یہ آیات امام علی اور فاطمہ (س) کے نذر کے بارے میں ہیں امام علی اور فاطمہ (س) نے تین دن روزے رکھے اور مستحق افراد کو مخلصانہ طور پر کھانا کھلایا۔

روحی اور باطنی طہارت

شیعہ مفسرین اور بہت سے سنی علماء اور مفسرین کی متعدد روایات کے مطابق ، آیہ تطہیر « إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أهلَ البَيتِ و يُطَهِّرَكُم تَطهِيراً» ۔ امیر المومنین علی ، فاطمہ ، حسن اور حسین علیہ السلام کے بارے نازل ہوئی ہے۔ پیغمبر اکرم (ص) کے اہل بیت سے مراد یہ پانچ ہستیاں ہیں ،اور جیسا کہ بڑے مفسرین نے لکھا ہے ، یہ آیت

اہل بیت کی عصمت پر دلالت کرتی ہے یہاں ہم ایک روایت نقل کرتے ہیں : نافع ابن ابی الحمرا کہتے ہیں: میں آٹھ مہینے (مدینہ منورہ) میں حاضر تھا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جو ہر روز جب صبح کی نماز کے لئے نکلتے تھے اور فاطمہ (س) کے در پر جاتے تھے اور کہتے تھے: السّلام عَلَیکُم یا اَہلَ البیتِ ورحمۃُ اللہِ وبَرَکاتہُ، الصّلاۃَ، اِنّما یُریدُ اللہُ لِیُذہِبَ عَنکُم الرِّجسَ اَہلَ البیتِ وَیُطَہِّرَکُم تَطہیراً: سلام ہو آپ پر ای اہل بیت ،آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

فاطمہ کا علم

جسے اللہ نے علم عطا کیا ہے دوسرے الفاظ میں جس کا علم ذات الٰہی سے متصل ہے،اس علم کی کوئی محدودیت نہیں ہے۔ ماضی اور حال تک ہی محدود نہیں ہوگا؛ بلکہ ہمیشگی اور دائمی ہے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا علم اسی نوعیت کا ہے۔

سلمان کہتے ہیں: عمار نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہیں حیرت کن کوئی بات بتاؤں عمار! میں نے کہا: بتاؤ۔ عمار نے کہا: ایک دن ہم فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں گئے ۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور آپ نے فرمایااُدْنُ لاِحَدِّثَکَ بِما کانَ وَبِما هُوَ کائِنٌ وَبِما لَمْ یَکُنْ الی یَوْمِ الْقِیامَةِ حِیْنَ تَقُومُ السّاعَة ؛پیارے علی ماضی میں ہونے والے واقعات یعنی جو واقع ہوا ہے اور جو ہو رہا ہے اور جو نہیں ہوا ، جو آئندہ میں واقع ہوگا ،قیامت تک واقع ہونے والے حادثات کے بارے میں آپ کو مطلع کروں ؟ امیر المومنین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابا الحسن! قریب آؤ۔ علی علیہ

السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب بیٹھ گئے۔ اس کے بعد؛ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بتاؤں یا آپ بتائیں گے ؟ امام نے فرمایا: آپ کی زبان سے سننا بہتر ہے ۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرح حال کو بیان کیا جو علی کے اوپر گزر چکا تھا۔ علی (ع) نے فرمایا: کیا فاطمہ کا نور ہمارے نور میں سے ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے؟ پھر علی نے شکر کا سجدہ کیا۔ پھر امام علی (ع) فاطمہ (س) کے پاس آئے اور انہوں نے علی (ع) سے کہا: ایسا لگتا ہے کہ آپ میرے والد کے پاس گئے تھے اور آپ نے انہیں بتایا کہ میں نے کیا کہا؟ علی (ع) نے کہا: جی ہاں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ابا الحسن! خدا نے میرا نور پیدا کیا... میں نے اپنے نور سے ماضی، مستقبل اور حال کو جان لیا۔ اے ابا الحسن مومن اللہ تعالی کی روشنی سے دیکھتا ہے (اور چھپی ہوئی چیزوں سے واقف ہو جاتا ہے)۔

خدا کی راہ میں انفاق

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی رات کو حضرت زہرا (س) کو ایک نئی قمیص دی تاکہ وہ اسے اس رات پہن سکے، شب زفاف آپ مصلائے عبادت پر بیٹھی خداوند متعال سے راز و نیاز کر رہیں تھیں کہ اتنے میں ایک سائل نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بلند آواز سے کہا، نبوت و رسالت کے گھرانے سے میں ایک پرانے لباس مانگنے کے لئے آیا ہوں ۔ حضرت زہرا (س) نے چاہا کہ سائل کو اس کے سوال کے مطابق پرانا لباس دیں، اچانک آپ کو قرآن کریم کی یہ آیت یاد آئی جس میں خداوند متعال فرماتے ہیں کہ

:لن تنالوا البر حتی تنفقوامما تحبون؛تم ہر گز نیکی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے راہ خدا میں انفاق نہ کرو۔

آپ نے اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے نئے لباس سائل کو دے دیا۔ دوسرے دن جب رسول خدا (ص) نے حضرت زہرا کے جسم اطہر پر نیا پیراہن نہیں دیکھا تو پوچھا کہ اے میرے جگر کے ٹکڑے ! آپ نے نیا پیراہن کیوں نہیں زیب تن کیا ؟ فاطمہ (س) نے جواب دیا کہ وہ میں نے سائل کو دے دیا ہے۔ اور عرض کیا: بابا جان میں نے یہ روش آپ سے سیکھی ہے ، جب میری مادر گرامی حضرت خدیجہ (س) آپ کی شریک حیات بنیں تو انھوں نے آپ کے راستے میں اپنی ساری دولت وثروت فقراء و غرباء کے درمیان تقسیم کر دی یہاں تک کہ جب ایک سائل آپ کے دروازے پر آیا اور اس نے ایک پرانے لباس کا سوال کیا تو گھر میں کوئی پرانا لباس تک موجود نہیں تھا، جو اسے دیا جاتا آپ نے اپنا پیراہن اتارا اور سائل کے حوالے کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی:و لا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا۔ رسول خدا (ص) اپنی دختر گرامی حضرت فاطمہ زہرا (س) کے اخلاص سے بہت متاثر ہوئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

عفاف اور حجاب

عفاف اور حجاب کے حوالے سے فاطمہ زہرا کی زندگی میں مختلف نمونے پائے جاتے ہیں فاطمہ نے پوری دنیا کو عفاف اور حجاب کا پیغام دیا ۔ آپ کی سیرت اور طرز زندگی میں ہماری خواتین کے لئے بہترین نمونے ہیں ۔ حجاب کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہیں

جس پر سیدہ نے خصوصی توجہ دی۔ اس کے اندھے بوڑھے کے سامنے حجاب کرنا اور آپ کی پریشانی بیماری کے دوران کہ کہیں آپ کا جسم تابوت میں میں نظر آئے یہ سب حجاب کی اہمیت کی مثالیں ہیں۔ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں موجود مسلمانوں سے پوچھا: خواتین کے لئے زندگی کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ حضرت زہرا سلام اللہ علیہانے سلمان کے توسط سے کہا ، عورتوں کے لئے یہ بہتر ہے کہ غیر محرم مرد انہیں نہ دیکھیں اور وہ نامحرم مردوں کو نہ دیکھیں۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے حجاب اور عفت کی طرف بہت توجہ دی اور غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہیں نکلی ہے اور ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ غیر ضروری طور پر نامحرموں سے ملنا ، بات کرنا مذموم ہے۔ مگر مختلف معاشرتی اور سیاسی میدانوں میں ،خاص طور پر ان جگہوں پر جہاں خواتین کی موجودگی موثر ہے ، وہاں ان کا میدان میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے غصب فدک کے حوالے سے اور امامت کے دفاع میں عملی میدان میں قدم رکھا اور تقریر کی ۔ مسلم خواتین کو اپنے فردی، معاشرتی اور خاندانی زندگی میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی پیروی کرنی چاہئے ، علم ، معرفت ، حجاب، بصیرت عبادت ،جدوجہد ، مختلف میدانوں میں ، ہر حوالے سے۔ نیک بچوں کی پرورش اور تربیت کے لحاظ سے ، ہر حوالے سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا الگو اور اسوہ ہیں اور ہمیں ان کی سیرت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

منابع:

۱. القرآن الکریم

۲. ابن بابویہ قمی، محمد بن علی، علل الشرایع، نجف، المکتبہ الحیدریہ، ۱۳۸۵ق۔

۳. الاربلی، ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح ، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، مکتبہ الحیدریہ، ۱۴۲۷ق.

۴. تمیمی آمدی، عبد الواحد بن محمد ، محقق و مصحح: رجائی، سید مہدی ، تصنیف غرر الحکم و درر الکلم ، دار الکتاب الاِسلامی ، چ ۲ ، قم — ایران ، ۱۴۱۰ق ۔

۵. حسینی، قاضی نوراللہ ، احقاق الحق وازہاق الباطل ، طہران، مکتبہ الاسلامیہ ۔ ۱۳۹۶ ہ ق.

۶. زمخشری، محمود بن عمر، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل، دار الکتاب العربی، بیروت — لبنان ، ۱۴۰۷۔

۷. شیخ حر عاملی، محمد بن حسن ، تفصیل وسائل الشیعۃ إلی تحصیل مسائل الشریعۃ، قم، مؤسسۃ آل البیت لاحیاء التراث ، قم ،۱۴۰۹ق۔

۸. شیخ صدوق ابن بابویہ ، محمد بن علی ،امالی صدوق، موسسۃ الاعلمی للمطبوعات ، بیروت - لبنان ، ۱۴۳۰ق۔

۹. شیخ مفید، محمد بن حسن، تحقیق السید علی میر شریفی، الفصول المختارہ من العیون والمحاسن، المؤتمر العالمی لالفیہ الشیخ المفید، بیروت — لبنان ، چ ۲ ، ۱۴۱۴ ہ ق۔

۱۰. طبرسی ، فضل بن حسن ، مجمع البیان فی تفسیر القرآن ، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ، چ اول ، بیروت — لبنان ، ۱۴۱۵ق۔

۱۱. طوسی، محمد بن حسن، محقق قسم الدراسات الاسلامیہ مؤسسۃ البعثہ ، امالی طوسی، دار الثقافہ ، قم – ایران ، ۱۴۱۴ق۔

۱۲. عاملی، سید محسن امین، اعیان الشیعہ، دار التعارف للمطبوعات، بیروت لبنان، ۱۴۰۳۔

۱۳. قمی، شیخ عباس، بیت الاحزان، قم، دار الحکمۃ، ۱۴۱۲ق.

۱۴. کلینی، محمد بن یعقوب ، الکافی، تصحیح علی اکبر غفاری و محمد آخوندی، تہران - ایران، دار الکتب الاسلامیہ ، ۱۴۰۷ق۔

۱۵. محمد باقر بن محمد تقی، بحار الانوار، محقق، مصحح: جمعی از محققان، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، چاپ ۲، ۱۴۰۳ق۔

۱۶. محمد بن احمد فتال نیسابوری، روضہ الواعظین، : انتشارات رضی، قم – ایران ، چ اول ، ۱۳۷۵ ش۔

۱۷. مفید، محمد بن محمد، امالی مفید، کنگرہ جہانی شیخ مفید، قم، ۱۴۱۴ق۔